پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کنیڈا

قیمت ۵۰ سینٹ

۱۷ شوال ۱۴۰۶ھ ۲۵ جون ۱۹۸۶ء

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۵ شمارہ نمبر

بے نظیر کے جلسے جلوسوں کے لئے ایک ملک نے رقم فراہم کی تھی ۔ صدر ضیاء

ان جلسے جلوسوں پر کم از کم ڈھائی کروڑ امریکی ڈالر کے مساوی رقم خرچ ہوئی ہے رقم فراہم کرنے والا ملک پاکستان کی موجودہ صورتحال کو اپنے حق میں استعمال کرنا چاہتا ہے بے نظیر کو امداد فراہم کرنے کے لئے روس کے علاوہ بھی ادارے مصروف ہیں



پیپلز پارٹی کی شریک چیرمین بے نظیر بھٹو لاہور پہنچنے پر کارکنوں کے ہمراہ ریلوے اسٹیشن سے باہر آرہی ہیں

موجودہ حکومت کو مضبوط تنظیم کے بغیر تبدیل نہیں کیا جاسکتا ۔ بے نظیر

پیپلز پارٹی ۵ جولائی کو ایجی ٹیشن نہیں کرے گی ۔ محض حکومت پر دباؤ ڈالے گی

لاہور (...) پیپلز پارٹی کی شریک چیرمین بے نظیر [illegible]

موجودہ حکومت ابھی مستحکم نہیں ہوئی ۔ جمہوری عمل کو نقصان پہنچانے نہیں دیا جائیگا

مارشل لاء آرڈیننس جاری نہ ہوتا تو وزیر اعظم اور کئی ارکان اسمبلی اپنی نشستوں سے محروم ہو جاتے

[illegible]



یوم القدس کے موقع پر صدر کراچی میں امریکی پرچم نذر آتش کیا جارہا ہے (دائیں) شیعہ علماء کی زیر قیادت مظاہرہ ہو رہا ہے (بائیں) مولانا سلیمان طاہر خطاب کر رہے ہیں

بیت المقدس کی آزادی کے لئے کراچی میں سنی شیعہ مسلمانوں کا مشترکہ مظاہرہ

نماز جمعۃ الوداع کے بعد ہزاروں افراد ... امریکی پرچم اور صدر ریگن کے پتلے جلائے گئے

[illegible]

ڈار کا شے سے اڑنے والی پتنگ اڑ ہی نہیں سکے گی ۔ پیر پگارا

اقتدار کے بھوکوں کے ساتھ کوئی تعاون نہ کرے ۔ سکھر میں پیر پگارا کی وفد سے بات چیت



[illegible]

پشاور کے قصّہ خوانی بازار میں بم کا زبردست دھماکہ ۵ افراد ہلاک ۵۰ زخمی

بم افغان بلڈنگ کے سامنے کھڑی ہوئی ایک سوزوکی پک اپ میں رکھا گیا تھا، عمارت اور ۷ گاڑیاں تباہ ہو گئیں، قریبی عمارتوں کو نقصان پہنچا، دھماکہ سے سوزوکی کے پرخچے اڑ گئے۔

پاکستان کا ہر انیسواں شخص ہیروئن پیتا ہے

عورتوں اور بچوں میں بھی ہیروئن کے استعمال کا رجحان بڑھ رہا ہے

پاکستان میں مذہبی اثرات بڑھ رہے ہیں، گیلپ سروے رپورٹ

ایک چوتھائی عورتوں نے تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کا لٹریچر، ایک چوتھائی مردوں نے درس میں شرکت کی



فرمانِ رسول ﷺ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیے کہ وہاں اہل مجلس کو سلام کرے۔ پھر بیٹھنا مناسب سمجھے تو بیٹھ جائے۔ پھر جانے لگے تو پھر سلام کرے ۔۔۔ اور پہلا سلام دوسرے سلام سے زیادہ حق دار نہیں ہے۔" (جامع ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں سلام کیا جب آپ پیشاب کے لیے بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (جامع ترمذی)

اللہ اکبر

عبداللہ بن عمرؓ ایک ہزار چیدہ جوانوں کو لے کر دشمن کی خبر لانے کے لیے روانہ ہوئے۔ ایک مقام پر ستانے کے لیے ٹھہرے ہی تھے کہ ایک نیا زمین کھائی دیا۔ قریب پہنچا اور دشمن کا لشکر دکھائی دیا تو عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ اگرچہ دشمن کی فوج کا پیش رو دستہ ہے اگرچہ وہ تعداد میں زیادہ ہیں لیکن ہمیں اللہ پر توکل کرکے اس پر حملہ کرنا چاہیے تاکہ ان کے دلوں میں وحشت بیٹھ جائے۔ چنانچہ سب نے اللہ اکبر کا نعرہ مارتے دشمن کی اگلی صفوں پر ٹوٹ پڑے ۔۔۔ میدان کارزار ان کے خون سے لال ہو گیا۔ عبداللہ بن عمرؓ دائیں بائیں تلوار چلاتے رومی سردار کے مقابل ہوئے۔ وہ بڑا قد آور ڈیل ڈول والا پہلوان تھا۔ اس نے عبداللہ بن عمرؓ پر نیزے کا وار کیا مگر انہوں نے اپنا نیزہ پھینک دیا اور تلوار سے رومی سردار کا نیزہ دو ٹکڑے کر دیا اور پھر اسی تلوار سے اس کو گھائل کر کے زمین پر گرا دیا۔ سردار کے مارے جانے پر رومی لشکر میں تہلکہ مچ گیا۔ عبداللہ بن عمرؓ ان کو قتل کرتے ہوئے بہت دور نکل گئے۔ ۔۔۔ (تاریخ اسلام، علامہ قاضی فضیح مسطلق کا ابتدائی دور)

ایمان والوں کیلئے نشانیاں

اور ان (جھٹلانے والوں) کے ظلم کی وجہ سے عذاب کا وعدہ ان پر پورا ہو جائے گا تب وہ کچھ بھی نہ بول سکیں گے۔ کیا ان کو سجھائی نہ دیتا تھا کہ ہم نے رات ان کے لیے سکون حاصل کرنے کو بنائی تھی اور دن کو دکھانے والا؟ اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔ (النمل ۸۵–۸۶)

فرضیت حج

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریر فرمائی۔ کہا "اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے تو حج کرو۔" (المنتقی)

میاں منظر بشیر کا خط

لاہور میں ایک خاندان رہا کرتا تھا جس کا نام تھا ۔۔۔ خاندان ملک کی سیاسی و سماجی زندگی میں اس خاندان کا بہت بڑا حصہ تھا۔ اس شہر کے وہ چند خاندانوں میں اس خاندان کا شمار ہوتا تھا۔ میں نے اس خاندان کا ایک بزرگ دیکھا ہوا تھا۔ خلوص، وضعداری اور خاندانی شرافت کی انتہا تھا۔ شیروانی و شائستگی اس بزرگ کا لباس تھا چوڑی دار پاجامہ اور کالے جوتے انہیں دیکھ کر ادب و احترام کے ساتھ سر خود بخود جھک جاتا تھا۔ یہ میاں بشیر احمد تھے۔ "انجمن حمایت اسلام لاہور" کے ارکان خاندان کی صدیوں سے چلی آنے والی شرافت و شائستگی کے امین۔ میاں صاحب سے پہلا تعارف ان کی اس مشہور و معروف نظم کے حوالے سے ہوا جو انہوں نے تحریک قرارداد پاکستان کی منظوری کے موقع پر منعقد ہونے والے مسلم لیگ کے اجلاس میں پڑھی تھی۔

"ملت کا پاسبان ہے محمد علی جناح"

میاں صاحب سے دوسرا تعارف ان کے اکلوتے صاحبزادے میاں منظر بشیر کے توسط سے ہوا۔ لاہور کے اس قدیم خاندان سے ہمارا رابطہ میاں منظر کے ذریعہ تھا۔ "المنظر" ڈیوس روڈ لاہور ان کی قیام گاہ تھی یہ عمارت مادرِ ملت اور مسلم لیگ کے سیاست دانوں کی میزبانی کرتی رہی ہم لوگ اس عمارت کو ایک سیاسی زیارت گاہ بھی سمجھتے تھے۔ نوجوان منظر بشیر نے سیاست ورثے میں پائی تھی جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ ہمیشہ اپوزیشن کے ساتھ رہے جیل بھی کاٹی انہوں نے ایئر مارشل اصغر خان کے ساتھ مل کر ایک سیاسی جماعت جسٹس پارٹی بھی بنائی تھی۔ میاں منظر بشیر کے ساتھ ان کی سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے مسلسل رابطہ رہا۔ نہایت متواضع نوجوان جو لاہور میں کروڑوں کی جائیداد کا مالک تھا مگر اس میں ایسی کوئی بات نہ تھی جو سرمایہ داروں میں بالعموم پائی جاتی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ امارت انہیں پیسے کوڑی سے نہ تھی۔ یحییٰ خان کے مارشل لاء کے زمانے تک میاں منظر بشیر سیاست میں رہے اس کے بعد وہ رفتہ رفتہ سیاست سے دور ہوتے گئے۔ انہوں نے غلط دوستیاں کیں اور ایک ایسی عورت کے دام میں پھنس گئے جس نے نسل در نسل چلی آنے والی شرافت کے اس وارث کو برباد کر دیا۔

ایک دن خبر ملی کہ میاں منظر بشیر لندن میں ہیروئن سمگل کرنے کے الزام میں دھر لیے گئے۔ یہ خبر جب پاکستان پہنچی تو ان کے کسی بھی جاننے والے نے اس خبر پر اعتبار نہ کیا لیکن یہ خبر ایک حقیقت تھی انہوں نے جرم تسلیم کر لیا اور جیل میں چلے گئے۔ میں نے کوئی شخص ایسا نہ دیکھا جسے اس خبر سے دکھ نہ ہوا ہو۔ اب تک کئی برس گزر گئے۔ جب میاں منظر بشیر کا ذکر آ جاتا ہے اہل قلب افسردہ ہو جاتے ہیں لیکن اس شخص نے عید کے موقع پر ۔ یاد کر کے تو مجھے رلا دیا ہے۔ ہیروئن نے اس قیدی نے مبارکباد کا ایک کارڈ لے کر سرخ روشنائی سے اس پر عید مبارک لکھا ہے اور اندر یہ عبارت لکھی ہے۔

میرے شناسا قوم و قلم اور پاکستان دوستی والے دوست کو عید مبارک

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنے تمام کرم، نعمتیں اور برکتیں برسائے اور برساتا رہے اور آپ کو تمام خوشیاں اور تقویت ایمان سے مالا مال کرے (آمین ثم آمین)

اگر فرصت ہو تو اس اپنے ایک مخلص قدر دان کو بھی خط لکھیے۔

اپنے مخلص پیار کے ساتھ ۔۔۔۔ منظر بشیر

۔۔۔ سیاسی باتیں

ہمزاد عبدالقادر حسن

عید کارڈ ملتے ہیں تو خوشی ہوتی ہے مگر یہ عید کارڈ ملا تو آنسو نکل آئے۔

یہ ایک دھوپ تھی جو ساتھ گئی آفتاب کے۔ میاں صاحب کی رحلت نے لاہور کا ایک شریف، سیاسی خاندان ختم کر دیا۔ ہماری آنکھوں کے سامنے "المنظر" کی تاریخی عمارت فروخت ہوئی جو مال روڈ کی شان تھی۔ ملک بھی یک چکی ہے ان کی دوسری دیگر جائیداد بھی۔ خدا جانے کہاں ہے اور کس کے پاس اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک خاندان اپنی وضعداری، تاریخی روایات اور شرافت و شائستگی کی میراث لٹا بیٹھا اور اس کے ساتھ خود بھی ختم ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

منظر بشیر کا عید کارڈ میں بار بار پڑھتا ہوں اور چشم تصور سے زمانے کی نیرنگیوں اور جرم کاریوں کا تماشا دیکھتا ہوں۔

یا خدا! ہمیں ہیروئن کی تباہ کاریوں سے بچا لے۔

ایک سمندر پار پاکستانی وطن لوٹا۔

دو دن بعد ہوائی اڈے پر ۔۔۔ ہاتھوں میں سوٹ کیس ۔۔۔ بغل میں بچہ ۔۔۔ گلے میں کیمرہ لٹکائے اپنے گھر کے دروازے پر دستک دی۔ ایک کمسن بچے نے دروازہ کھولا اور باہر کسی اجنبی کو سامان سے لدا پھندا دیکھ کر بھاگا واپس دوڑا۔

"امی امی ۔۔۔ وہ انکل آیا ہے جو ہمارے لئے اکثر سیمنٹ سارا سامان لاتا ہے۔"

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

سن لو کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہو گا اور نہ غم ہو گا (القرآن)

پندرہ روزہ الہلال ٹورانٹو

رویتِ ہلال پر اختلافات

عید الفطر اس سال بھی عجیب مخمصے میں گذری۔ رمضان المبارک کی انتیسویں تاریخ بروز ہفتہ رات بارہ بجے رویت ہلال کمیٹی ٹورانٹو نے اعلان کر دیا کہ شمالی امریکہ میں کہیں بھی چاند نظر نہیں آیا لہٰذا اگلے روز یعنی اتوار کے دن روزہ ہو گا۔ اور عید سعید سوموار کو ہو گی۔ لوگوں نے سحری کھائی، اطمینان سے روزہ رکھ لیا۔ مگر صبح چار بجے کے بعد ٹورانٹو کی جامع مسجد کے ٹیلیفون پر اعلان ہونے لگا کہ اتوار کو روزہ مت رکھیے۔ مگر نماز عید سوموار کو ہو گی۔

اس عجیب اور مبہم اعلان پر لوگ عجیب تذبذب میں گرفتار ہو گئے۔ رویت ہلال کمیٹی (جس کے ممبران میں جامع مسجد کے پیش امام بھی تھے) کے اعلان کے بعد جامع مسجد کے اس گمراہ کن اعلان کے کیا معنی ہوئے؟ جامع مسجد ٹورانٹو کا قدیم ترین اسلامی ادارہ ہے۔ یہاں رہنے والے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد شادی بیاہ، تجہیز و تکفین، درس و تدریس اور دوسرے اسلامی معاملات میں اسی مسجد سے رجوع کرتی تھی۔ چنانچہ ایسے لوگوں نے اور خاص کر انھوں نے جو عید منانے میں نہایت بے صبر واقع ہوئے ہیں، جامع مسجد کے اعلان کو قبول کرتے ہوئے اتوار کے دن عید منائی۔ کئی روزہ داروں نے تو دن کے دو بجے روزہ توڑا۔ جنہوں نے روزہ نہیں رکھا ان کی عید ہوئی بھی تو نماز عید کے بغیر۔ اگرچہ ماضی میں بھی ٹورانٹو میں عید تین روز کے اختلاف سے منائی گئی ہے مگر یہ پہلا موقع تھا کہ یہاں عید تو اتوار کے دن منائی گئی اور نماز عید اس کے دوسرے دن سوموار کو ادا کی گئی۔

آخر ہر سال یہ بدمزگی کیوں ہوتی ہے؟ یہ کرۂ ارض، چاند، سورج اور تمام ستارے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے اپنے محور پر رواں دواں ہیں۔ نظام فلکی میں کوئی بھی کرہ اپنے تعین شدہ وقت اور راستے سے ایک لمحے کے لیے بھی بے راہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی ان کی عبادت ہے۔

یہ بات غور طلب ہے کہ مسلمانوں کی جسمانی عبادات بھی چاند، سورج اور زمین کی گردش کے دوران متعین شدہ اوقات کے مطابق ہیں۔ دین اسلام میں مسلمان نظام فلکی سے ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزارنا سیکھتا ہے۔ سورج کے طلوع سے پہلے پو پھٹنے پر نماز فجر ہوتی ہے۔ سورج جب نصف النہار پر ہوتا ہے تو اس کے فوراً بعد نماز ظہر، اور دوپہر جب سائے ڈھلنے ہونے لگتے ہیں تو نماز عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ سورج کے غروب پر نماز مغرب اور پھر اندھیرا چھا جانے پر عشاء کی نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور یہ تمام اوقات خدائے ذوالجلال نے بنی نوع انسان پر اپنی رحمت کی بارش کرنے کے لیے مخصوص کیے ہوئے ہیں۔ ان اوقات کے علاوہ اگر نماز ادا کی جاتی ہے تو وہ "قضا" ہو جاتی ہے۔ جو درجات میں بہت کم ہوتی ہے۔

اسی طرح رمضان شریف کا آغاز بھی چاند کے دکھائی دینے پر ہوتا ہے اور سورج کی گردش کے مطابق سحری و افطار کی جاتی ہے۔ رمضان کا اختتام بھی چاند کے نظر آنے پر ہوتا ہے۔ یہی سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔

اُمت مسلمہ کا عظیم ترین تہوار حج بیت اللہ بھی چاند کی تواریخ کے مطابق ہوتا ہے۔ اسی دن میدان عرفات میں خدائے برتر اپنے لطف و کرم اور انوار سعیدیت مسلمانوں کے سروں پر سایہ فگن ہوتا ہے۔ حاجی گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں جن کی قبولیت کا وعدہ کیا ہے!

اسلام دین فطرت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جاری و ساری جہانوں کے فلکی نظام کے مطابق اگر ہم اپنی عبادات نہیں کریں گے۔ رمضان کے روزوں میں عید منائیں گے، مقررہ دن سے ہٹ کر حج کریں گے تو یہ ایک لحاظ سے اللہ تعالیٰ سے جنگ کی کیفیت ہو گی! لہٰذا باعث عتاب ہیں، نہ دعائیں قبول ہوتی ہیں اور نہ ہی کوئی تدبیر کارگر۔

شمالی امریکہ میں گذشتہ کئی سالوں سے ماہ رمضان کی برکات ختم ہونے سے پہلے ہی عید منائی جا رہی ہے۔ اور اس کی وجہ سعودی حکمرانوں کے گمراہ کن اعلانات ہیں۔ جن پر عمل کرنا ان اداروں پر فرض ہو جاتا ہے جو ان کے وظیفہ خوار ہیں۔ آخر مسلمانوں میں دو دو عیدیں پھیلانے سے سعودی حکمرانوں کو کیا ملتا ہے ۔۔۔؟ سعودی تاریخ اور ان کی کارکردگی اختصار کے ساتھ یوں ہے:

اسی صدی کے اوائل میں سعودی قزاقوں نے برطانوی حکومت سے الحاق کر کے جزیرۃ العرب میں خلافت عثمانیہ کو ختم کیا۔ ۱۹۲۵ء میں حجاز مقدس پر قبضہ کر کے اسلام کے تاریخی مقامات مثلاً جنت البقیع جہاں جنیتہ اہل بیت اطہار، اصحابہ اکرام اور کئی اولیاء اللہ مدفون ہیں، کو مسمار کیا اور قبور کی بے حرمتی کی۔ حتیٰ کہ وہ مسجد نبوی سے روضۂ رسول مبارک کو بھی ڈھانے والے تھے مگر اس وقت عالم اسلام کے زبردست احتجاج کی بنا پر وہ ایسا نہ کر سکے۔ آج حجاز کی پاک سرزمین کے اسلامی نوادرات اور تاریخی پس منظر کو تہس نہس کر کے ایسا ماحول پیدا کیا جا رہا ہے جس کو مغربی شکل دے دی گئی ہے۔ جہاں اسی طرح کی گمراہیوں اور عیاشیوں کا دور دورہ ہے۔ حتیٰ کہ عرب اور حجاز کے متبرک ناموں کو تک ختم کیا جا چکا ہے۔ آج آپ سعودی عرب میں سعودیہ جاتے ہیں۔ سعودی باشندوں سے بات کرتے ہیں۔ آج کوئی حجازی نہیں ہے۔۔۔!

اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے عطا شدہ تیل کی دولت جو مسلمانوں کی امانت ہے، اسے سعودی قزاق مغرب کے یہودی بنکوں اور تجوریوں میں رکھ کر اس پر سود کما رہے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق سعودی حکمران ایک سال میں تیس بلین ڈالر سود کماتے ہیں۔ اس لحاظ سے سعودی حکمران تاریخ انسانی کے سب سے بڑے سود خور ہیں۔ یہی سعودی حکمران اگر آج اُمت میں انتشار کا باعث ہیں تو وہ یہ کیسے چاہیں گے کہ جن دنوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برکات کے لیے مخصوص کیا ہوا ہے مسلمان ان سے مستفید ہو سکیں ۔۔۔؟

مظفر الیاسی

خواتین کا صفحہ



ایک موازنہ

عورتیں مردوں سے زیادہ خوش اخلاق ہوتی ہیں

۱۔ عورتیں مردوں سے زیادہ خوش مزاج ہوتی ہیں۔ ایک سروے کے نتیجے میں بتایا گیا ہے کہ کسی محفل میں بات چیت/گفتگو کے دوران عورتیں کل وقت میں ۹۰ فیصد مسکراتی ہیں جبکہ مرد ۷۰ فیصد مسکراتے ہیں۔

۲۔ عورتیں مردوں کے مقابلے میں قانون کا زیادہ احترام کرتی ہیں۔

۳۔ عورتوں کی عمر مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اس وقت ایک نوزائیدہ لڑکی کی متوقع عمر ۷۸ سال ہے جبکہ لڑکے کی متوقع عمر ۷۱ برس ہے۔

۴۔ عورتوں کا اوسط قد ۵ فٹ ۳ انچ ہوتا ہے جبکہ مردوں کا اوسط قد ۵ فٹ ۹ انچ ہوتا ہے۔

۵۔ مردوں کے مقابلے میں عورتیں زیادہ موٹی ہوتی ہیں۔ صحت مند عورتوں میں موٹی عورتوں کا تناسب ۲۵ فیصد ہوتا ہے جبکہ مردوں کا تناسب ۲۰ فیصد ہوتا ہے۔ [illegible] کی عمر میں عورتوں میں موٹی عورتوں کا تناسب ۳۵ فیصد اور مردوں کا ۲۵ فیصد ہو جاتا ہے۔

۶۔ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کو وزن کم کرنے کی خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ ایک حالیہ سروے کے مطابق ۳۰ فیصد عورتیں ڈائٹنگ کرتی ہوئی پائی گئی ہیں، جبکہ صرف ۱۶ فیصد مرد ڈائٹنگ کرتے ہیں۔ سروے کے مطابق عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں بھوک پر قابو پانے کی قدرت زیادہ ہوتی ہے۔

۷۔ عورتیں مردوں سے زیادہ محتاط ڈرائیور ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں بہت سی انشورنس کمپنیاں عورتوں کو ڈرائیونگ کے انشورنس پر خاص چھوٹ دیتی ہیں۔ عالمی شہرت یافتہ انشورنس کمپنی جنرل ایکسیڈنٹ [illegible] ڈرائیونگ کے انشورنس پر عورتوں کو ۵۰ فیصد خصوصی ڈسکاؤنٹ دیتی ہے۔

۸۔ عورتوں میں درد اور تکلیف برداشت کرنے کا مادہ مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں لندن کے [illegible] ہسپتال میں [illegible] فارماکولوجی کے پروفیسر [illegible] نے ایک تجربہ کیا [illegible] عورتیں مسکراتی رہیں۔

۹۔ عورتوں کا جگر چونکہ مردوں کے مقابلے میں چھوٹا ہوتا ہے لہٰذا مردوں کے مقابلے میں نشہ آور چیزوں کا استعمال کم کرتی ہیں۔

۱۰۔ ۱۲ برس کی عمر میں لڑکیاں تیزی سے بڑھتی ہیں اور [illegible] اوسطاً [illegible] لڑکیاں [illegible] لڑکوں سے [illegible] دکھائی دیتی ہیں، جبکہ لڑکوں کے قد میں اضافہ ۱۴ برس کی عمر کے بعد ہوتا ہے اور پھر وہ لڑکیوں سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

۱۱۔ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کا دل سائز میں چھوٹا ہوتا ہے [illegible] بلڈ پریشر کم ہوتا ہے، جبکہ دل کی دھڑکن کی رفتار مردوں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔

۱۲۔ جسمانی طور پر کمزور ہونے کے سبب عورتیں مردوں کے مقابلے میں اچھی کھلاڑی [illegible] نہیں ہوتیں۔

۱۳۔ مردوں کے مقابلے میں عورتیں کم کولیسٹرول [illegible] ہوتی ہیں۔

۱۴۔ مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں بعد میں سرطان کی بیماری کم ہوتی ہے [illegible] خون کی ایک خطرناک بیماری ہوتی ہے۔

۱۵۔ یہ بھی ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ عورتوں کا منہ مردوں کے مقابلے میں چھوٹا ہوتا ہے۔ عام طور پر مردوں کا منہ [illegible] ڈھائی انچ چوڑا ہوتا ہے، جبکہ عورتوں کے منہ کا [illegible] ڈھائی انچ چوڑا ہوتا ہے۔ [illegible] جبکہ عورتوں کا منہ [illegible] انچ چوڑا/ زیادہ نہیں کھلتا ہے۔





قیمہ بھرے کریلے پکائیں

چونکہ آجکل کریلوں کا موسم ہے لہٰذا ہم آپ کو قیمہ بھرے کریلے پکانے کی ترکیب بتاتے ہیں۔

سامان: کریلے آدھا کلو، پیاز ایک پاؤ، گھی ڈیڑھ پاؤ، قیمہ تین پاؤ، نمک مرچ حسب ذائقہ۔

ترکیب: سب سے پہلے کریلوں کی اوپری سطح کو اچھی طرح چھری سے کھرچ لیں۔ اب کریلوں کو درمیان سے چیر کر اس کے تمام بیج نکال دیں۔ اب کریلوں کو اچھی طرح نمک لگا کر خوب ملیں کر اس کا تمام ہرا پانی نکال دیں۔ یہاں تک کہ اس میں سے ہلکی ہلکی سفیدی ظاہر ہونے لگے۔ کسی برتن میں ڈال کر اسے پانی سے اچھی طرح دھولیں۔ کسی برتن میں ڈال کر دس منٹ تک اسے دھوپ میں رکھیں تاکہ کریلوں کا تمام پانی خشک ہو جائے۔

قیمہ کو اچھی طرح دھو کر اس میں نمک، مرچ، لہسن اور ہلدی ڈال کر گلنے کے لیے چڑھا دیں۔ جب قیمہ خوب اچھی طرح گل جائے تو اسے بھون کر اتار لیں۔

قیمہ کو کریلوں میں بھر لیں اور اس پر دھاگہ لپیٹ لیں اس طرح کہ قیمہ باہر نہ نکلے۔

اس کے بعد پیاز کو باریک تراش لیں اور گھی میں ہلکی آنچ پر سرخ کر لیں اور پیاز کو باہر نکال لیں۔

گھی میں قیمہ بھرے کریلے تل لیں۔ اس کے بعد بچا ہوا قیمہ اور پیاز اس کے اوپر سے ڈال دیں اور اس میں تھوڑا سا پانی ڈال کر دم دے دیں۔ کریلے گل کر تیار ہو جائیں گے۔

[illegible] کھانے وقت کریلوں پر لپٹا ہوا دھاگہ آہستہ سے اتار لیں۔

شام سے سوچ رہا ہوں ناصر
چاند کس شہر میں اترا ہوگا

تازہ بہ تازہ

ویسٹ ٹو دی وِل ڈان

مصنف: اشفاق حسین

صفحات: ۱۴۴ — قیمت: پانچ ڈالر

ناشر: پاکستان کینیڈا ایجوکیشن فورم — ۲۹۹۹ [illegible] اسٹریٹ ویسٹ ٹورنٹو۔ اونٹاریو (کینیڈا)

اشفاق حسین پاکستان کے ایک نوجوان اہل قلم ہیں جو ۱۹۸۰ء میں کینیڈا آ کر بس گئے۔ کینیڈا جانے سے پہلے کراچی سے ان کی دو کتابیں شائع ہوئی تھیں۔ تنقیدی کتاب "تنقید ایک جائزہ" اور شعری مجموعہ "اعتبار"۔ کینیڈا سے وہ "اردو انٹرنیشنل" نام کا ایک سہ ماہی جریدہ بھی شائع کرتے ہیں جو پوری اردو دنیا میں شوق اور دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

"ویسٹ ٹو دی وِل ڈان" اشفاق حسین کی نظموں کے انگریزی تراجم پر مشتمل ہے۔ یہ ترجمے سہیل احمد [illegible] نے کیے ہیں۔ کچھ ترجمے لفظی ہیں اور کچھ معنوی لیکن مجموعی طور پر دونوں قسم کے ترجمے کامیاب ہیں۔ کتاب میں انگریزی تراجم کے ساتھ ساتھ اصل اردو نظمیں بھی شامل ہیں۔ تعارف کے طور پر [illegible] اور دہلی کے ڈاکٹر محمد حسن کی مختصر آراء بھی درج ہیں۔

(علی حیدر ملک)

مولانا ابوالکلام آزاد — ایک شخصی مطالعہ

مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت، سیرت اور افکار پر ایک تازہ تصنیف "مولانا ابوالکلام آزاد ایک شخصی مطالعہ" [illegible] شائع ہو گئی ہے۔ کتاب کے مصنف [illegible] ہیں [illegible] کتاب کا پیش لفظ اردو کے ڈاکٹر [illegible] نے لکھا ہے۔

اردو کا ادیب اعظم

ڈاکٹر [illegible] ابوالکلام آزاد پر [illegible]

یہ بات چلی مجھ سے

[illegible]

آپ کے مسائل



کیا میں احساس کمتری کی شکار ہوں یا وہ غلطی پر ہے

وہ میرا بڑا پیارا دوست ہے۔ بہت مخلص ہے مگر عمر میں مجھ سے کچھ بڑا ہے۔ میں نے اب تک ہمیشہ اس کی بات مانی ہے۔ اب میں بڑا ہو گیا ہوں۔ اس وقت میری عمر ۱۹ سال ہے۔ اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں کسی کی حکمرانی قبول نہیں کر سکتا۔

وہ مجھ پر اپنی رقم خرچ کرتا ہے۔ مگر ہر بات اس کی مرضی کے مطابق ہونی چاہیے۔ خواہ وہ گھر کے کرے کسی ہوٹل میں چل کر بیٹھیں تو مجھے وہاں جانا پڑتا ہے۔ وہ کہے کہ گھر جانا چاہیے تو مجھے گھر آنا پڑتا ہے۔

وہ کافی منہ پھٹ ہے۔ اس کی اکثر باتیں میری دل آزاری کا سبب بنتی ہیں۔ میرا اس کے علاوہ کوئی دوست نہیں۔ وہ مجھے ڈانٹتا بھی ہے۔ اس کی یہ خاصیت ہے کہ وہ کبھی اپنے سے امیر لڑکے کو دوست نہیں بناتا، جبکہ میں دوستی میں کسی کی برتری کا قائل نہیں ہوں۔ اب خدا جانے میں احساس کمتری کا شکار ہوں یا وہ غلطی پر ہے۔

ن۔ ج

ج: [illegible] وہ غلطی پر کیوں ہوگا۔ وہ یہی کچھ کر سکتا ہے [illegible] جو تمام سرمایہ [illegible]

[illegible] ہونے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ تمہارا یہ خط تھوڑی منزل پر پہنچ کر اس کی نا معلوم زیادتی کے خلاف احتجاج ہے۔ تم اب اس کی رفاقت، اس کے تحکمانہ رویے سے اکتا گئے ہو۔ تم سے صرف یہ غلطی ہوئی کہ وہ اگر تم پر اپنی رقم خرچ کرتا تھا تو اسے ایک اعزاز سمجھ کر قبول کرتے رہے۔ اب پیسے تو وہ بدستور خرچ کرے گا [illegible] اس کے ساتھ کسی ہوٹل میں جانا چاہیے تو اس وقت جانا جب تمہاری جیب میں بل ادا کرنے کے پیسے ہوں گے اور وہ بل تمہیں ادا کرنا ہوگا۔ زندگی کا رخ اسی جگہ سے مڑ جائے گا۔

بھائی کے خیالات نے گھر کا ماحول بدل دیا ہے / تلخی گھول دی ہے

باجی! ہم لوگ بہت اچھے گھرانے [illegible] لوگ ہیں۔ ہمارے ہاں مذہب پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ لیکن میرے ایک بھائی کا مذہب سے [illegible] [illegible]

ج: والد صاحب کو ایک آیت ضرور سنا دیجئے [illegible]

چار دو محبت سے راغب کرنے کے بجائے ڈانٹنے ڈپٹنے اور مار کر مذہبی بنانے پر زور دیا۔ اس سے بچے کے ذہن میں منفی نتائج آ گئے ہیں اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ مذہب سے باغی ہو گیا۔ ایسے بچوں کے ساتھ خصوصی طور پر اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔ جو مذہب کے بارے میں تنقیدی سوالات اٹھائیں، بیکر کہ یہ لوگ اگر معنی پر جائیں گے تو ان سے اچھا اور سچا مذہبی انسان ہونا ممکن نہیں ہے۔ والد صاحب [illegible] پر [illegible] دیں [illegible]۔ آہستہ آہستہ وہ خود مذہب کی طرف آ جائے گا اور سب لوگوں کا دوست بن جائے گا۔

آپریشن ضروری ہے

میرا عجیب حال ہے اور میں ہر کسی کو نہیں بتا سکتی۔ [illegible]

ج: [illegible]

ادب و ثقافت

ادب کی شاید ہی کوئی صنف ہو گی جس میں انہوں نے طبع آزمائی یا طالع آزمائی نہ کی ہو

لوگ آپ بیتی کیوں لکھتے ہیں؟ اس سلسلے میں متضاد آرا پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے چونکہ آپ بیتی ایک ایسا اظہار ہے جس میں جھوٹ بولنے کی زیادہ سے زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے۔ اور یہ خوف بھی نہیں ہوتا کہ کوئی اس جھوٹ کو پکڑ سکے گا۔ اس لیے وہ لوگ آپ بیتی ضرور لکھتے ہیں جنہیں عملی زندگی میں سچ اور جھوٹ میں امتیاز کرنے کے مواقع کم ملتے ہیں۔ ہمیں اس سے اتفاق نہیں ہے کیونکہ آپ بیتی ہی واحد ذریعۂ اظہار نہیں ہے جس میں جھوٹ بولنے کی خواہش پوری کی جا سکے۔ یہ کام اور بھی کئی طریقوں سے انجام دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً تنقید لکھی جا سکتی ہے کہ اس میں جھوٹ تو کیا، اپنے ضمیر کے خلاف لکھنے میں بھی کوئی دقت نہیں ہوتی۔ شاعری کی جا سکتی ہے کہ اس میں خیالی محبوب سے ایسے ایسے فرضی واقعات منسوب کیے جاتے ہیں جو اگر کسی اصلی فرد سے منسوب کیے جائیں تو وہ مارے شرم کے خودکشی کر لے اور شاعر ارتکاب جرم کے الزام میں قانون کی زد میں آ جائے۔

ایک گروہ کا خیال ہے جو لوگ زندگی میں کچھ نہیں کر پاتے، وہ اس کی تلافی کے لیے آپ بیتی لکھتے ہیں، اور بہت سے قومی اور بین الاقوامی واقعات کے پس منظر میں اپنی ذات کی جھلکیاں دکھا کر نہایت انکسار سے چھٹر دہ سناتے ہیں۔ یچ

شاد باد لنگی خوشی کر کاسہ کرم۔

ہمیں آپ بیتیوں سے بے حد دلچسپی ہے۔ جہاں اس نوعیت کی کوئی کتاب چھپتی ہے، ہم اسے پڑھ ڈالتے ہیں۔

اسی طرح ہمارا ہمیں ایک طرف یہ معلوم ہوتا رہتا ہے کہ آپ بیتیاں لکھنے والوں نے اپنی زندگیاں کس طرح اعلیٰ مقاصد کی خاطر صرف کیں، وہیں دوسری طرف ہمیں یہ احساس ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کی آپ بیتیاں پڑھ پڑھ کر اپنی زندگی کس طرح ضائع کر رہے ہیں۔ یہ احساس پچھلے کچھ دنوں سے کچھ زیادہ ہی ہو گیا ہے کیونکہ اس دوران میں یکے بعد دیگرے کئی آپ بیتیاں ہماری نظر سے گزری ہیں۔ پہلی آپ بیتی مرزا جعفر حسین کی ہے جو کشکش حیات کے نام سے لکھنؤ سے شائع ہوئی ہے۔ اور

سخن در سخن

خامہ بگوش کے قلم سے

وہ حیات سے شائع ہو سکتی تھی کیونکہ کوئی دوسرا شہر اس کی اشاعت کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس میں زیادہ تر لکھنؤ کی مقامی سیاست ہے جس سے شاید اب خود لکھنؤ والوں کو بھی کوئی دلچسپی نہیں رہی۔ اس کتاب میں کچھ مواد عام دلچسپی کا بھی ہے، خصوصاً وہ حصے جن میں مصنف نے اپنی زندگی کے رنگین پہلوؤں کی عکاسی کی ہے۔ دوسری آپ بیتی ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کی ہے اور اس کا نام ہے "رفتن عمر" جس میں انہوں نے برصغیر کے سیاسی حالات کو بھی اپنے ذاتی اور نجی حالات کے طور پر بیان کیا ہے۔ اس کتاب میں عام دلچسپی کا اچھا خاصا مواد موجود ہے۔ خصوصاً تحریک

اداروں کے اشتہار جو بڑے اہتمام سے شامل کیے گئے ہیں۔ آپ بیتی تو خود ہی مصنف کا اشتہار ہوتی ہے۔ اس میں دوسروں کے اشتہار بھی شامل کر لینا بڑی فراخدلی اور عالی حوصلگی کی بات ہے۔ تیسری آپ بیتی "عشرت فانی" ہے جو عشرت رحمانی کی تصنیف ہے، اور ہمارا اعتبار ہے اس لائق ہے کہ انھیں کی تصنیف کہلائی جائے۔

اس مختصر صحبت میں یہ ممکن نہیں کہ مذکورہ تینوں کتابوں پر گفتگو کی جائے، لہٰذا فی الحال عشرت رحمانی کی کتاب کے بارے میں کچھ عرض کرنے کی جسارت کی جاتی ہے۔ باقی دونوں کتابوں کو ہم آئندہ کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔

عشرت رحمانی ہمارے بزرگ ادیبوں میں سے ہیں۔ یہ بزرگی انھوں نے سن و سال اور علم و فضل دونوں کے ذریعے حاصل کی ہے۔ ان کی پوری زندگی ریڈیو اور اسٹیج پر گزری ہے۔ لائبریریوں کے وہ کبھی قریب سے بھی نہیں گزرے۔ اس کے باوجود انھوں نے لائبریریوں کو باثروت بنانے کا فریضہ دوسرے ادیبوں سے بڑھ کر انجام دیا ہے۔ یعنی ڈیڑھ سو کے قریب کتابیں تصنیف، تالیف اور مرتب کی ہیں۔ تاریخ و سیرت، تنقید و تحقیق، ناول، ڈراما، شاعری، غرض کہ ادب کی شاید ہی کوئی صنف ہو گی جس میں انھوں نے طبع آزمائی یا طالع آزمائی نہ کی ہو۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ کثیر التصانیف مصنفین کچھ عرصے تک تو خود ہی لکھتے ہیں پھر نائب نویسوں کے سہارے کام چلنے لگتا ہے۔ لیکن عشرت صاحب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اپنی ساری کتابیں انھوں نے خود ہی لکھی ہیں۔

عشرت صاحب نے اپنی کتاب کو "معمولی سی سرگزشت" کہا ہے، یہ محض انکسار ہے ورنہ ساڑھے سات سو صفحات کی کتاب کو کسی طرح بھی "معمولی" نہیں کہا جا سکتا۔ غیر معمولی طور پر ضخیم کتاب ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ اسی قدر دلچسپ بھی ہے۔ اس میں رامپور، کلکتہ، دلی، لکھنؤ، ڈھاکا، کراچی، راولپنڈی اور لاہور میں گزارے ہوئے دنوں کی یادیں پڑھنے والے کو اپنی گرفت میں اس طرح لے لیتی ہیں کہ وہ کتاب کو شروع سے آخر تک یکساں دلچسپی کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اس میں بہت سے ادیبوں، شاعروں اور اسٹیج سے وابستہ افراد کا تذکرہ ہے۔ لیکن بعض ادیبوں مثلاً امتیاز علی تاج، شوکت تھانوی وغیرہ کے بارے میں بڑی نادر معلومات ملتی ہیں۔ تقریباً پچاس برس پر محیط اس داستان حیات میں ہر مذاق کے قاری کو اپنی دلچسپی کا سامان مل جاتا ہے۔ لیکن کہیں بے جا اجمال اور کہیں غیر ضروری تفصیل کھٹکتی ہے۔ عشرت صاحب کے بعض اہم ادیبوں (نیاز فتحپوری، احتشام حسین، کرشن چندر وغیرہ) سے قریبی تعلقات رہے ہیں۔ ان کا ذکر صرف نام گنوانے کی حد تک ملتا ہے۔ حالانکہ عشرت صاحب ان کے بارے میں بہت کچھ لکھ سکتے تھے۔ غیر ضروری تفصیلات سے کتاب کو گراں بار کرنے کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ سالار وشیخ ... کے ادارے کی طرف سے ایک ہفتہ وار اخبار "آئینہ" جاری کیا گیا تھا جس کے ایڈیٹر ظ۔ انصاری تھے۔ عشرت صاحب نے "آئینہ" کے ماتھے جو ادارتی نوٹ ... ظ۔ انصاری کے اختلافات پر کئی صفحے ضائع کیے ہیں۔ عشرت صاحب کو یہ سب کچھ لکھتے ہوئے شاید یاد نہیں رہا کہ وہ آپ بیتی لکھ رہے ہیں نہ کہ ظ۔ انصاری کی سوانح عمری۔

یہ کتاب اس اعتبار سے بھی منفرد حیثیت رکھتی ہے کہ اس میں کتابت کی غلطیاں اتنی زیادہ ہیں کہ اتنی تو اوسط کی کتابوں میں معنوی اغلاط بھی نہیں ہوتیں۔ شاید ہی کوئی صفحہ ہوگا جس پر کم از کم چھ سات غلطیاں نہ ہوں۔ حد تو یہ ہے کہ ابواب کے عنوانات بھی ان خصوصیت سے بے قرار رکھے گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عشرت صاحب نے یہ کتاب ڈاکٹر عبادت بریلوی کی فرمائش پر تصنیف کی تھی لیکن اس کی کتابت کے لیے بھی انھیں کو زحمت دی ہے۔

انگریزی رسالہ اُردو



شاہین اردو کے معروف شاعر ہیں۔ پاکستان میں تھے تو شاہین فاروقی کے نام سے لکھتے تھے۔ ان کی ایک کتاب "بے نشان" کو جدید شاعری کا ایک نمائندہ کتاب شمار کیا گیا ہے۔ وہ آپ شہری کتاب شائع کر چکے ہیں۔

اب حال ہی میں شاہین نے انگریزی میں ایک جاندار رسالہ "اردو" کے نام سے جاری کیا ہے۔ جو بیشتر اردو ادیبوں کے تخلیقی تراجم پر مشتمل ہے گویا شاہین صاحب کا یہ عہد امریکہ اور کینیڈا میں اردو زبان کے ادب کو انگریزی میں متعارف کرانے کا واسطہ ہے۔ کچھ عرصہ پہلے وہاں "ہیرا آزاد" اخلاق حسین کی شکل میں دوسری زبانوں کے ادب کو تو انگریزی اور مقامی زبانوں میں ترجمہ کر رہے ہیں۔ لیکن اردو ادب

کی انگریزی یا دوسرے ممالک کی زبانوں میں منتقل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ شاہین صاحب نے اس ضرورت کو نہ صرف محسوس کیا ہے بلکہ اس سمت میں پہلا قدم بھی اٹھایا ہے۔ "اردو" میں اردو زبان کے مضامین انگریزی میں پیش کیے گئے ہیں۔

رسالہ "اردو" کی اشاعت ایک اچھا اقدام ہے کہ جس سے ان کے بیاد کیے جائیں گے۔ اس وقت جو پرچہ ہمارے سامنے ہے یہ ہر لحاظ سے متنوع اور جاندار ہے۔ علی سردار جعفری نے ترقی پسند تحریک کا اور عبدالعزیز خالد نے فیض کی علامت نگاری پر مضامین لکھے ہیں۔ جوگندر پال کا سفرنامہ پاکستانی ادب اور ادیب محمد علی صدیقی کا مضمون ہے۔ شفقت یار خان نے فاکنر کا اور ارون فن نے منٹو کی ایک کہانی کا ترجمہ پیش کیا ہے۔ شاعری کے حصے میں ن۔ م۔ راشد، مجید امجد، ساقی فاروقی، شاہین اور آتش کی شاعری کے تراجم شامل ہیں۔ ایک حصہ کتابوں کے خصوصی مطالعے کے لیے مختص ہے۔ اور اس میں مظفر اقبال، سہیل احمد خان نے فاروقی کی شاعری کا جائزہ لیا ہے۔ کلیم بہار اور حسن علی خان کا مضمون اور عنکبوت ... پاکستانی ناول نادیہ پر... کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ آخری صفحے پر جریدے کے لکھنے والوں کے بارے میں اطلاعات خوبصورت ٹائٹل، خوبصورت طباعت، اعلیٰ کاغذ سب ہی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور عمل والے شاہین کے حق میں دعا کیجیے کہ اشاعت جاری رہے تاکہ انگریزی میں بھی قارئین اردو کی نمائندہ تخلیقات سے ... ہو سکیں۔

یُوسف کامران

اپنی ذات کی چوری

کل شام شہر کی چہل پہل کے ساتھ ساتھ
میں اپنے ناتواں کندھوں پر
ایک تھکی ہوئی دنیا اٹھائے جا رہا تھا
کہ چیخ و پکار شروع ہو گئی
"پکڑو، پکڑو   قاتل۔ قاتل"

شہر پر متعین پولیس چوکی کے مستعد عملے نے
سنگینوں سے میرا تعاقب کیا
میں اپنی تمام تر قوت سے بھاگنے کے باوجود
چند ہی لمحوں میں ان کی آہنی گرفت میں تھا
پولیس چوکی میں سوالوں کی بوچھاڑ سے
میری قوتِ گویائی جواب دے گئی
ایک مکروہ صورت مونچھوں والا باوردی شخص
وحشت ناک آنکھوں سے مجھے کی طرف دیکھتے ہوئے
اپنی شدید کرخت آواز میں چیخا
"بوری کا منہ کھولو"
سارا عملہ ششدر رہ گیا
کہ بوری میں میری لاش بندھی تھی
اور میں چپ سادھے اسے تک رہا تھا

آفس آرڈر

کوئی ملازم
مراعتوں کو
جب اپنے حق میں بدلنا چاہیے
کوئی جو قانون کے تحفظ کی بات کرے
تو چپ کرا دو

مراعتیں صرف ان کو حاصل ہیں
جو بڑے افسروں کے چمچے
بنے رہیں گے

دُکھ۔ میری نظموں کا عنوان

میں نے برسوں زندگی کی تجربہ بار فضاؤں میں
صرف ان کے جھولے جھولے
اب ماتم کدہ میں سوگوار حیات لیے
خون کے آنسو بہا رہا ہوں

مجھے اپنی لکھی ہوئی نظمیں سمجھ میں نہیں آتیں
میری نظموں کا عنوان صرف دکھ کیوں ہے
کاغذ کے صفحوں نے مجھے دھوکہ دیا
میں اپنی نظمیں اب صرف چہروں پہ لکھوں گا
میں نے فلسفے کی سب کتابوں کو شہد لگا کر
الماریوں کے پیچھے پھینک رکھا ہے
کہ جب میرا دماغ کترنے نہ آئیں۔

اختلاف رائے کا حق

اظہار رائے سے اختلاف پر
تمہاری گردن کی رگیں تن کیوں جاتی ہیں
تم اپنی ہی رائے کو حرفِ آخر جان کر
کسی کی آزادیٔ رائے پر حملہ آور کیوں ہوتے ہو؟
اختلافِ رائے کا حق تو سب کا ہے
یہ اختیار صرف پڑھا کو لوگوں کا نہیں
اور زندگی سے واقفیت صرف کتابیں پڑھنے سے نہیں ہوتی
اظہار رائے سے اختلاف میں
تمہاری گردن کی رگیں یوں تن جاتی ہیں
جیسے زیادہ کتابیں پڑھنے کے زعم میں
تم پاگل ہو گئے ہو

بچوں کو نیند سے بیدار نہ کرنا

آخر شب جیپ کے کرخت ہارن کے ساتھ
وزنی بوٹوں کی آہٹ سنو
تو بچوں کو نیند سے بیدار نہ کرنا
ان کی معصوم پیشانیوں کو بوسے دے کر
دروازے پہ کھڑے ہو کے سیدہ تانے کو وہ بھر گردینا
اور تفتیش کی بے مغز باتیں سن کر
لب کھولنا
تجزیہ جان کر
کہ کتنے کوچے بے کسے گئے ہو

اے ٹی ہاؤس کے دانشورو!

اس بحرانی دور میں
جبکہ رجعت پسند اور فاشسٹ قوتیں متحد ہیں
تم کب تک واقعات کے خاموش تماشائی بنے رہو گے؟
حسابی تجزیوں کی سطح پر مت سوچو
ایسے میں پھوٹ اور انتشار کی کج بحثی
خودکشی کے مترادف ہے
جان لو اگر صرف اور صرف تمہارا باہمی اشتراک ہی
فاشزم کا مقابلہ کر سکتا ہے
ورنہ فاشسٹوں کی دہشت انگیز سرگرمیاں
اور حکمرانوں کی دہشت آمیز چالوں کا اشتراک
تمہیں چن چن کر قتل کرے گا

ماں دا بلاوا!

میرے ملئے خواباں دے وچ تو اکثر کھول آونی ایں
میرے کولوں وچھڑکے وی میرا دل پرچاونی ایں

تیریاں دتیاں متاں واہیں حد ود تا دا کرنا واں
میریاں سچیاں گولی کھولکے کیوں اکثر مکاونی ایں

ساہ دی ڈوری ٹٹی نیئں پر دسّی بیندی جاوندی اے
اوہدی وا مطلب ایہہ اے نیئں توں سفنیاں کول بلاونی ایں

یُوسف کامران

سلسلۂ ہدایت



سکاربرو کی سات سالہ ثمرہ شیخ دختر مودود شیخ نے کلام پاک کا پہلا دور قاضی امین بنگش کے زیر نگرانی ختم کر لیا ہے۔ مودود شیخ اور ثمرہ شیخ کو ادارہ "الہلال" کی طرف سے دلی مبارکباد۔

پاکستان ہاکی ٹیم نے فرانس کو دو کے مقابلے میں تین گول سے ہرا دیا

حسن سردار کی ہیٹ ٹرک

[illegible]

مقامی خبریں

عید پکنک

بہبر بسیج اسلام مسی ساگا کی جانب سے اتوار ۲۹ جون کو ۱۲ بجے دن سے ۵ بجے شام تک میڈو ویل کنزرویشن ایریا واقع ہائی وے ۱۰ اور ۴۰۱ پر عید پکنک کا اہتمام کیا گیا ہے۔

پاکستان میں عید پیر کو منائی گئی

[illegible]

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف دس ڈالر ہے جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے۔

ADVERTISEMENT No.....
C/O AL-HILAL
338 HOLLYBERRY TRAIL
NORTH YORK, ONT.
M2H 2T6

★★★

پاکستانی سنی مسلم آرائیں ۲۸ سالہ کنوارے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کے لیے امریکی شہریت رکھنے والی نیک تعلیم یافتہ مسلم لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔

AHMED
P.O. BOX 496
STATION "O"
O'CONNOR DRIVE
TORONTO, ONT.
PHONE: (416) 535-5416

★

پاکستانی شریف گھرانے کے تعلیم یافتہ، اعلیٰ عادات و کردار کے امریکی شہریت رکھنے والے ۳۷ سالہ سنی مسلم پروفیشنل برسر روزگار لڑکے کیلیے تعلیم یافتہ، دراز قد (۵ فٹ ۳ انچ سے زائد) نیک اور سمجھدار سنی لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ خواہشمند اپنے فون نمبر کے ساتھ تفصیل سے اس پتے پر خط لکھیں:

SARAH
P.O. Box 460278
GARLAND, Tx. 75046
USA

★

پاکستان سے تعلق رکھنے والے اور شمالی امریکہ سے تعلیم یافتہ، کینیڈا میں مقیم ۳۰ سالہ انجینئر کے لیے یہاں سے یا پاکستان و ہندوستان سے ایک خوبصورت اور تعلیم یافتہ مسلمان لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے خط لکھیے۔ پتہ یہ ہے:

P.O. Box 4694, STN. 'C'
CALGARY, ALTA.
CANADA T2T 5P1

لندن ہائی کورٹ نے کھر کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے

مصطفےٰ کھر کے تین بچوں کی تلاش کا حکم عدالتی عملے تمام بحری اور ہوائی اڈوں پولیس کو چوکنا کر دیا گیا۔ کھر کی اہلیہ تہمینہ کی درخواست پر کاروائی



مصطفےٰ کھر اپنی اہلیہ تہمینہ کے ساتھ

کھر عید سے ایک روز قبل بچوں کو لے کر گئے، بچے چچا غازی کھر کے ساتھ پاکستان پہنچ گئے۔ کھر فرانس میں ہیں

بچوں کی واپسی کے لئے اخبارات اور ریڈیو کا تعاون حاصل کیا جائے۔ لارڈ جسٹس ہولس

مصطفےٰ کھر سے میرے بچوں کو واپس دلایا جائے، تہمینہ کی اپیل

> ایک شقی القلب شخص کا روح فرسا واقعہ جس نے لوگوں کو لرزا کر رکھ دیا

بی جماعت بنانے اور نے نظیر یا خستوں کے ساتھ اشتراک کا ابھی فیصلہ نہیں کیا۔ فخر امام

ذاتی طور پر میں حکومت کے خلاف مزاحمت کی کسی تحریک کو جمہوریت کے لئے نقصان دہ سمجھتا ہوں



Fortnightly
al-hilal
50¢ Vol.15 No.8 June 25, 1986
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

بیت المقدس میں مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان تصادم ۔ متعدد افراد زخمی ہو گئے

نمازِ فجر کے دوران مسجدِ اقصیٰ پر یہودیوں کا حملہ

حملہ آوروں نے مسجد میں گھس کر نمازیوں کی صفیں الٹ دیں ۔ نمازیوں نے مزاحمت کی

بیت المقدس میں بم کا دھماکہ ۔ دو عورتیں زخمی

مقبوضہ عرب علاقوں میں اسرائیلی فوج اور پولیس کی تعداد بڑھا دی گئی

[illegible]



[illegible]

موجودہ اسمبلی دکھاوا ہے کوئی کام صدر کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا ۔ مولانا نورانی

بحران سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ صدر سے درخواست کی جائے کہ وہ اب پاکستان پر رحم فرمائیں



[illegible]

الخلیل میں دو مساجد کی بے حرمتی

یہودیوں نے مساجد کو نقصان پہنچایا

[illegible]

ہم کالا باغ ڈیم تعمیر نہیں ہونے دینگے ۔ ولی خان



[illegible]

تخریب پسندوں نے کوئٹہ کے نئے دو ٹرانسفارمر تباہ کر دیئے

تخریب کاری کی واردات سے دو کروڑ روپے کا نقصان ۔ آگ پر بم ۱ گھنٹے بعد قابو پایا گیا

[illegible]

ہمارے دوستوں سے بے نظیر کے

ایلچی کا رابطہ ہوا ہے ۔ فخر امام



[illegible]

پاکستان میں فردِ واحد کا تشکیل کردہ آئین نافذ ہے ۔ مصطفیٰ جتوئی

[illegible]

ہمیں رابطہ کا علم نہیں ۔ نکا خان



[illegible]

پاکستان میں سچائی جمہوریت کے لئے انتخابات کی ضرورت ہے ۔ سولارز

[illegible]

افغان مہاجرین کے لئے کینیڈا کی امداد

[illegible]

صدر کی تنخواہ میں اضافہ وزیر اعظم کی تنخواہ میں کوئی اضافہ نہیں ہوا

[illegible]

Managing Editor: M Lateef Owaisi